روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں

۲۹- اگست کے "اہلحدیث" میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا ایک فرسودہ اعتراض دوہراتے ہوئے لکھا ہے:۔

"چالیس مومنوں کی دعاؤں کی بھی حاجت نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کو فتح کرنے کے لئے اکیلے مرزا صاحب کلاں کی دعا ہی کافی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ آپ کو بزبان خداوندی الہام ہوا تھا۔ اجیب کل دعائک (تریاق القلوب ص۳۸) اے مرزا میں تیری سب دعائیں قبول کروں گا۔ ضرور ہے کہ مرزا صاحب اپنے مشن کی ترقی و کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوں گے۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ میری دعا کی قبولیت میرا معجزہ ہے .... قادیانی جماعت کے ممبران معہ مولوی محمد علی صاحب ہمیں بتائیں۔ کہ مرزا صاحب کی دعا سے کیوں ساری دنیا فتح نہ ہوئی؟"

یہ اعتراض کرتے ہوئے مولوی صاحب نے حسب عادت دھوکہ دینے اور جان بوجھتے ہوئے خواہ مخواہ اعتراض پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ قبل اس کے کہ یہ بتایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کر دیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ آپ نے کبھی یہ دعوے نہیں کیا۔ کہ میری ہر دعا جس ظاہری رنگ میں کی جائے۔ اس طرح قبول ہو جاتی ہے۔

حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے سراسر غلط ہے۔ بلکہ حق بات یہ ہے۔ کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالے کا دوستانہ معاملہ ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے۔ اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے۔ اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے۔ اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالے نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ ادعونی استجب لکم۔ یعنی تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا وقدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس ان دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ دعاؤں کے بارہ میں کیا سنت اللہ ہے۔ اور رب اور عبید کا کیا باہمی تعلق ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ خدا عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۳۲۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میرا ہا مرتبہ کا تجربہ ہے۔ کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے۔ کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا۔ تو اس کے عوض میں دوسری دعا کو قبول کر لیتا ہے۔ جو اس کے مثل ہوتی ہے۔"

(صفحہ ۳۲۷)

رسالہ آسمانی فیصلہ میں تحریر فرماتے ہیں "یہ بات ایک معرفت کا دقیقہ ہے کہ مقبولوں کی قبولیت کثرت استجابت دعا سے شناخت کی جاتی ہے۔ یعنی ان کی اکثر دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ نہ یہ کہ سب کی سب قبول ہوتی ہیں۔" (ص۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ثابت ہے۔ کہ گو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعوے تھا۔ کہ اللہ تعالے نے اپنے پیارے اور مقرب بندوں کو استجابت دعا کا نشان عطا فرمایا ہے۔ یہ دعوے آپ نے مخالفین کے سامنے بارہا پیش کر کے انہیں میدان مقابلہ میں بلایا۔ مگر کسی نے سامنے آنے کی جرأت نہ کی۔ اگر کوئی مقابلہ پر آتا۔ اور دعا ہوتی۔ تو آپ کی وہ دعا ضرور قبول ہوتی۔ لیکن تمام دعاؤں کے متعلق آپ سمجھتے تھے۔ کہ ہر دعا کا ظاہری شکل میں قبول ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ یہ ضروری ہے۔ کہ بعض دعائیں قبول نہ ہوں۔

تاکہ خدا تعالےٰ کی مشیت پوری ہو۔ اور ثابت ہو کہ اللہ تعالےٰ ہی حقیقی مالک ہے وہ اختیار رکھتا ہے کہ جس دُعا کو چاہے قبول کرے۔ اور جسے چاہے نہ کرے پھر وہ حکیم ہے وُہ جانتا ہے۔ کہ اس مقصد کا حصول فلاں کے لئے مفید ہے یا غیر مفید اور جب وُہ دیکھے کہ کسی دُعا کا قبول ہونا مانگنے والے کے لئے مفید نہیں۔ تو وہ اپنی بے پایاں شفقت کے طفیل اسے قبول نہیں فرماتا۔ تا اپنے بندے کو جو عالم الغیب نہ ہونے کی وجہ سے ایک مضر بات کو اپنے لئے مفید سمجھ کر اسکا خواہاں ہوتا ہے۔ اس کے ضرر سے بچائے۔ جس طرح کہ ایک بچہ اگر آگ کے انگارہ کی ظاہری دلفریبی اور خوش رنگی سے مائل ہوکر اس کی طلب کرے۔ تو ماں کی محبت اس کی اس خواہش کو کبھی پورا نہیں ہونے دیتی اسی طرح اللہ تعالےٰ کی رحمت بھی بعض دفعہ بندے کی دُعا کو رَدّ کر دیتی ہے۔

ہاں حدیث میں آتا ہے۔ کہ انبیاء کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ مگر بعض کا ظہور اس عالم میں ہوتا ہے۔ اور بعض آخرت کے لئے ذخیرہ ہوتی ہیں۔ اور بعض دُعائیں گناہوں کے لئے کفارہ ہو جاتی ہیں پھر احادیث سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بعض دفعہ دعائیں اگر موجودہ مصیبت کو دُور نہیں کرتیں۔ تو آنے والے مصائب سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ انبیاءؑ کی ہر دُعا قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس پہلو کو نہ لیا جائے۔ تو حقیقت ایام یہی ہے۔ کہ ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کا صحیح مفہوم اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کے دوسرے حصہ کا جواب انشاء اللہ العزیز آئندہ عرض کیا جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے گھروں کو خدا کے ذکر سے معمور کرو

”زبان سے اقرار اور زبانی باتیں کام نہ آئیں گی۔ جب انسان ایک بدی کرتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا نے اس سے منع کیا ہے۔ تو وہ دہریہ ہوتا ہے۔ خدا کی عظمت اور جلال اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ ایسا شخص خدا کی حفاظت میں نہیں ہے وہ جب چاہے اسے مار دے یا ایسی بلائیں ڈال دے کہ نہ زندوں میں ہو اور نہ مُردوں میں۔ لیکن جو شخص خدا کی عظمت دل میں رکھتا ہے۔ اور اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہے تو قبل اس کے کہ وہ کسی مصیبت میں پڑے خدا کی نظر میں ہوتا ہے۔ اور وہ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ گھروں کو خدا کے ذکر سے معمور کرو۔ صدقہ خیرات۔ ذکرِ خدا بہت کرو۔ گناہوں سے بچو کہ خدا رحم کرے۔ خدا کی عادت ہے کہ ایسے گھر کو تباہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جس کا کوئی کونہ خام ہو۔ وہ گرتا ہے۔ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر نہیں آتے۔ ان کی شکل بھی ہم کو یاد نہیں رہتی۔ تو ان کے لئے دعا کیا ہو۔ بار بار مل کر تعلق محبت بڑھاؤ۔ جو تعلق بڑھاتا ہے۔ اور بار بار آتا ہے۔ تو ذرا سی اس کو مصیبت ہو تو اس کے لئے دعا کا خیال آتا ہے مگر جو دُنیا میں اس قدر غرق ہے۔ کہ گویا اس نے بیعت ہی نہیں کی۔ اور اسے ملنے کی فرصت ہی نہیں۔ کیا وہ ان لوگوں کے برابر ہوسکتا ہے۔ جو بار بار آکر ملتے رہتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ مسلمان ہوکر پادریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض ہندوؤں سے رکھتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ انہی میں سے ہیں۔ یہ باتیں ہیں انکو یاد رکھو۔ اور خدا سے عمل کی توفیق طلب کرو۔“

(البدر ۱۲ر جون ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیحؑ

قادیان یکم تبوک ۱۳۲۰ہش۔ ڈلہوزی سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ اور حضور کے اہل بیت بخیریت ہیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج عصر کے قریب بذریعہ کار ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ نیز مجاہدین تحریک جدید بھی شام کی گاڑی سے واپس آگئے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ آج تک جن احباب نے تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے پورے کردیئے ہیں۔ ان کی فہرست آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض دعا بھیج دی گئی ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت دہم کی آج سے پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔

آج عصر کے بعد تھوڑی دیر خوب زور کی بارش ہوئی۔

آج بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالفتوح کا ماہوار جلسہ ہوا۔ جس میں استانی میمونہ صاحبہ حمیدہ صاحبہ سرساوی۔ اور رابا حسن محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

فارم وعدہ ہائے چندہ جلسہ سالانہ وخاص جلد واپس کئے جائیں

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو آخر ماہ مئی ۱۹۴۱ء میں فارم وعدہ ہائے چندہ جلسہ سالانہ وخاص بغرض خانہ پُری ارسال کئے گئے تھے۔ جو کہ اب تک پُر ہوکر واپس آجانے چاہیئے تھے۔ مگر نہایت افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے یہ فارم مکمل ہوکر موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ بہت جلد اپنی جماعتوں کے وعدہ فارم پُر کرکے ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال

خطاب بہ لجنہ اماء اللہ قادیان

از مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

دخترانِ احمدیت یاد ہے اگلا سماں — وہ محمدؐ کی صحابیات کی قربانیاں

خدمتِ اسلام میں وہ تھیں کمربستہ مدام — ان کے چہروں پر درخشاں نورِ ایماں کے نشاں

تربیت اسلام کے بچوں کی ان کا کام تھا — وہ حقوق ازدواجی کی تھیں کامل پاسباں

وہ نبوت اور خلافت کی اطاعت میں غریق — کام تھا ان کا وہ کرتیں حفظ ناموس و اماں

محترز غیبت سے رہتیں طعنوں سے رہتیں نفور — حمد خالق میں رہا کرتی تھیں وہ رطب اللساں

تھیں وُہ پابندِ شریعت اور باپردہ حیا — جان و مال اولاد کی کرتی رہیں قربانیاں

تم میں سے بھی کچھ صحابیات ہیں کچھ ہیں بنات — تم کو بھی ارمان ہے جنت میں مل جائیں مکاں

یہ اگر سچ ہے تو کرلو خدمتِ دینِ خدا — ہے یہی دارالعمل اور ہے یہ وقت امتحاں

نعمتیں تم کو خدا نے دی ہیں تم شاکر بنو — اگلوں نے فاقے کئے اور کھائیں سوکھی روٹیاں

کیا کوئی تم میں ہے جو سویا ہو بھوکا رات کو — کیا کوئی تم میں سمیہؓ ہے کہ دی تھی جسنے جاں

ہو فدائے احمدیت ہو فدا اسلام پر — تاکہ تم دنیا میں بھی عقبیٰ میں بھی ہو کامراں

اپنے ایماں کو بچاؤ سرقہ شیطاں سے — بھر دو اولادوں کے دل میں نیکیاں ہی نیکیاں

جاگتے سوتے ہوئے دن رات اٹھتے بیٹھتے — حمد خالق نعت احمد ہو سدا وردِ زباں

تم نمونہ چھوڑ جاؤ آنے والی نسل کو — تا رہیں پیشِ نظر ان کے تمہاری خوبیاں

ہو تمہاری نیک اعمالی سے اسلامی عروج — آنے والوں کی زباں پر ہو تمہاری داستاں

تم خدا کے سامنے جب ہو فرشتے شوق سے — کہہ اٹھیں دیکھو وہ آتی ہیں بہشتی بی بیاں

ہے دُعا گوہر کی یارب زندہ کر اسلام کو
اب بھی حاضر ہے تیرے واسطے حاضر ہے جاں

احمدیت کے مقاصد

ذیل میں احمدیت کے مقاصد کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے:۔

مقصدِ اوّل

احمدیت کا اولین مقصد توحید حقیقی کا قیام ہے۔ عامۃ الناس کے متعلق قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون (یوسف ع ۱۱) کہ ان کی حالت مشرکانہ ہے۔ دُنیا میں فسق و فجور کی گرم بازاری بتا رہی ہے۔ کہ دل توحید سے تہی ہیں۔ صرف زبانوں سے خدا پر ایمان کا دعویٰ ہے۔ ان دنوں جگہ جگہ تین خداؤں کا چرچا ہے۔ ہر گاؤں میں یسوع کی الوہیت کا پرچار ہے۔ مسلمان خود مانتے ہیں کہ یسوع مسیح دو ہزار برس سے کھانے پینے کے بغیر آسمان پر حالت شباب میں زندہ موجود ہیں۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے دیگر عقائد بھی حقیقی توحید سے بہت دُور ہیں۔ ان کے بارے میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں:۔

”عجیب عجیب قسم کے خرافات اپنے ذہنوں میں ڈال رکھے ہیں۔ بعینہ وُہی عقائد باطلہ جن کی تغلیط کے لئے خدا نے ہزارہا انبیاء بھیجے تھے۔ ان تمام کو مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں۔“ (تفسیر ثنائی جلد ۱ - صفحہ ۹۷)

سچ سچ انبیاء توحید الٰہی کے قیام کی خاطر ہی آتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ع ۵) کہ ہم نے ہر امت میں اسی غرض سے پیغمبر بھیجا۔ کہ وُہ لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کا پیغام دے۔ اور اس کے غیروں سے اجتناب کی تلقین کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اللہ تعالیٰ نے الہام نازل فرمایا۔ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس (تذکرہ صفحہ ۲۳۳) کہ اے فرزندانِ مردِ فارسی! توحید حقیقی کو مضبوطی سے پکڑو۔

پس موجودہ زمانہ کی دہریت اور الحاد کا ازالہ کر کے خدا کی ہستی پر یقین پیدا کرنا۔ اس کی وحدت ذات و صفات کا اثبات۔ اس کی توحید کو انسانی پاکیزگی و طہارت پر اثر انداز بنانا احمدیت کا پہلا اور بلند ترین مقصد ہے۔

یاد رہے۔ کہ حقیقی توحید صرف منہ سے خدا کو ایک ماننا نہیں۔ بلکہ اپنے اعمال و اقوال سے اس کے وجود پر یقین کا ثبوت پیدا کرنا اصل مدعا ہے۔ اسی یقین کے ذریعہ انسان گناہ آلود زندگی سے نجات پاتا ہے۔ اور یہ یقین نبیوں اور رسولوں کے تازہ معجزات و نشانات کے سوا پیدا نہیں ہو سکتا۔ دُنیوی فلسفہ تو الگ رہا۔ رسمی ایمان بھی سچا تقویٰ پیدا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتیٰ تاتیھم البینۃ (البینۃ ع ۱) کہ اہل کتاب و مشرکین اپنے کفر و بداعمالیوں سے خدا کے رسُول کی کھلی کھلی بینات کے بغیر باز آنے والے نہ تھے۔

بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ انسان یقین تام کے بغیر اپنے پر موت وارد کرے۔ اپنی گناہوں کی عادت کو بکلی ترک کر دے۔ خدا کے عشق میں گداز و بریان ہو جائے دیرینہ معجزات کا ذکر نئے معجزات کے بغیر آہستہ آہستہ افسانہ بن جاتا ہے سو اس بات پر زندہ ایمان کے لئے کہ خدا موجود ہے۔ وُہ حاضر و ناظر ہے۔ وُہ لاشریک ہے۔ وُہ ہماری دُعاؤں کو سنتا ہے۔ تازہ معجزات کا وجود ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ ”جو شخص مجھے قبول کرتا ہے۔ وُہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے قبول کرتا ہے۔ اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہے گا۔ کیونکہ اس کے پاس نرے قصے ہیں نہ مشاہدات۔ خدا تعالیٰ کا آئینہ میں ہوں جو شخص میرے پاس آئے گا۔ اور مجھے قبول کرے گا۔ وُہ نئے سرے اس خدا کو دیکھ لیگا جس کی نسبت دُوسرے لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے باقی ہیں“ (نزول المسیح صفحہ ۸۴)

دُنیا میں ہر گناہ عدم یقین سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر بدی کا بیج عدم معرفت باری تعالیٰ ہے۔ سچی معرفت انسان کو پاک و مطہر بناتی ہے۔ تب عارف بدی کو اس سے نفرت کرتے ہوئے ترک کرتا ہے۔ اور نیکی کے لئے رغبت سے آگے بڑھتا ہے۔ خدا شناسی مفقود ہو چکی تھی۔ اسے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو قائم کیا۔ فرمایا۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف۔ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ میں نے چاہا۔ کہ شناخت کیا جاؤں۔“ (تذکرہ صفحہ ۸۹)

پس احمدیت کی اہم ضرورت اور بڑا مقصد ہے۔ کہ زمین پر حقیقی توحید اور سچی پاکیزگی قائم کر دی جائے۔

حقیقی توحید کیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی توحید کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

”توحید صرف یہی نہیں ہے۔ کہ الگ رہ کر خدا کو ایک جاننا۔ اس توحید کا تو شیطان بھی قائل ہے۔ بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ عملی رنگ میں یعنی محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے پر وارد کر لینا۔ یہی کامل توحید ہے۔ جو مدار نجات ہے۔ جس کو اہل اللہ پاتے ہیں“ (براہین پنجم صفحہ ۵۱)

الغرض احمدیت کا پہلا مقصد اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور کامل توحید کا قائم کرنا اس کی معرفت سے دلوں کو برمانا اور اس کی محبت کی گرمی سے جذبات عشق کو گرمانا ہے تا مخلوق اور خالق میں پھر محکم رشتہ قائم ہو۔

مقصدِ دوم

اس زمانہ میں توحید باری تعالیٰ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ابنیت مسیح کا ہے اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا۔ کہ عاجز انسان کو الوہیت کے تخت پر بٹھایا جائے اور حی و قیوم خدا کو فنا کا شکار قرار دیا جائے آدم سے لے کر سب نبی اس دجالی فتنہ سے ڈراتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا (مریم ع ۶) قریب ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں۔ اور زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کے لئے بیٹا قرار دیا ہے۔

قرآن مجید و احادیث میں خبر دی گئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں یہ فتنہ بہت زور پکڑ جائے گا۔ اسی لئے حدیث نبوی میں مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب بتایا گیا۔ یعنی وُہ آکر صلیبی مذہب کو پاش پاش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

”میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہی ہے۔ کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالت اور عظمت و شان دُنیا پر ظاہر کر دوں۔“ (اخبار بدر ۱۹ - جولائی ۱۹۰۶ء)

پس احمدیت کا دُوسرا مقصد عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنا ہے۔ اس سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے صلیب سے زندہ اترنے کے ناقابل تردید ثبوت مسیح کے طبعی موت سے فوت ہونے کے ٹھوس دلائل کشمیر میں قبر مسیح کا انکشاف ایسے امور نہیں جن کی موجودگی میں یہ ستون قائم رہ سکے۔ عیسائی دُنیا احمدیت کے براہین سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی مشہور عیسائی مشنری ڈاکٹر زویمر مسیح کے صلیب سے زندہ اترنے کے نظریہ پر لکھتا ہے:۔

”فقد قبلتھا باھتمام جماعۃ الاحمدیۃ الحدیثۃ فان مؤسسھا غلام احمد انشا نفس النظریۃ عن یسوع الناصری الذی عاد الی الحیاۃ وسافر الی الھند ... وبواسطۃ وسائل الدعایۃ المنظمۃ بحذق واجتھاد ملأت جماعۃ الاحمدیۃ ھذہ جمیع العالم الاسلامی بھذا الخبر الجدید۔“ (رسالہ ”السر العجیب“ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷)

یعنی جماعت احمدیہ نے جو ایک نئی جماعت ہے مسیح کے صلیب سے زندہ اترنے کے نظریہ کو بہت اہتمام سے قبول کیا ہے۔ کیونکہ اس جماعت کے بانی مرزا غلام احمد نے ہی مسیح ناصری کے متعلق اس تحقیق کو قائم کیا۔ کہ وہ زندہ رہ کر ہندوستان کی طرف چلے گئے تھے پھر اس جماعت احمدیہ نے منظم اور باقاعدہ پروپیگنڈا اور پوری جدوجہد سے ساری دنیائے اسلام کو اس نئی خبر سے بھر دیا ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے جدوجہد کی۔ اور ابھی پورے زور سے جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کیں۔ اور کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایک نیک ہوا چلا دی ہے۔ اور دل خود بخود توحید کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

مقصد سوم

احمدیت کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ جملہ ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کی جائے۔ اور تمام اہلِ مذاہب کو دین واحد یعنی اسلام پر جمع کیا جائے۔ قرآن مجید کی آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین كله ولو كره المشركون (سورۃ الصف ع ۱) میں جس اشاعت و غلبۂ اسلام کا وعدہ ہے اسے مسیح موعود کے زمانہ سے مخصوص قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے یهلك الله فی زمانه الملل كلها الا الاسلام۔ کہ مسیح و مہدی کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ اسلام کے سوا جملہ ادیان کو مٹا دے گا۔

نبیوں کی بعثت کی اہم غرض اختلافاتِ مذہبی کا فیصلہ کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وانزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه (بقرہ ع ۲۶) یعنی نبیوں کے بھیجنے اور کتابوں کے اتارنے کی علت غائی یہ ہے کہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کیا جائے۔

موجودہ زمانہ میں اقالیم و ممالک کے درمیان وسائل اتصال نے ساری دنیا کو ایک شہر کی طرح کر دیا ہے۔ سارے مذاہب بھی میدان میں آ گئے ہیں۔ پس مذاہب کے اختلافات کے فیصلہ اور اہل مذاہب پر اتمام حجت کے لئے یہی زمانہ موزوں تر ہے۔ حضرت احمد علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے۔ اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا۔ تا اس کو نابود کر دے۔ اور لوگ اسی جنگ و جدال میں مشغول ہوں گے کہ اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہو گا۔ جو اس کی آواز کو پا کر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کرے گا۔ پس اس آواز کے ساتھ خدا تمام سعیدوں کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ تب کوئی اسلام سے محروم نہیں رہے گا۔ مگر وہی جس کو شقاوت ازلی نے روک رکھا ہو گا۔ پس یقیناً سمجھو کہ یہ وہی دن ہیں جو خدا کے دن کہلاتے ہیں۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۸)

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے ادیان مختلفہ کے درمیان فیصلہ کرنے اور ان پر اتمام حجت کے لئے معقولی دلائل پیش کئے دیگر مذاہب کی مسلمہ الہامی کتابوں کے حوالجات سے بھی استدلال کیا۔ اور سب سے بڑھ کر خدا کے زندہ نشانات اور معجزات کے ذریعہ ثابت کیا۔ کہ "دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۲۱۲)

حضور فرماتے ہیں ؎

لاتا ہے وہ بلا کر سو سو نشاں دکھا کر
اس نے جو مجھ کو بھیجا بس مدعا یہی ہے

(درثمین)

اس مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیسیوں کتابیں اور اشتہارات شائع فرمائے۔ اسلام کی برتری کے اثبات کے لئے آریوں اور عیسائیوں وغیرہم کے مقابل وہ کامیاب لٹریچر پیدا کیا۔ کہ دشمن بھی اس کا لوہا مان رہے ہیں۔ انہیں نشان نمائی میں مقابلہ کی دعوت دی۔ اور ان کا عجز ثابت کر دیا۔ تحریر فرماتے ہیں۔

ثم بعد ذالك دعوت القسيسين والنصارى والمتنصرين وغيرهم من البراهمة والمشركين وقلت جربوا الحق بآيات الله ونصرته ليظهر من ينصر من الله و من يكون محل لعنته فما بارزوا لهذا النضال كالمكاة

(الاستفتاء صفحہ ۵۱)

دوسرے مقام پر ارقام فرماتے ہیں:۔

"میرے لئے خدا آسمان سے بھی نشان برسائے گا۔ اور زمین سے بھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ برکت غیر قوموں کو نہیں دی گئی۔ پس کیا روئے زمین میں مشرق سے لے کر مغرب کی انتہا تک کوئی اور ہے۔ جو خدائی نشان میرے مقابل پر دکھلا سکے۔ ہم نے میدان فتح کر لیا ہے کسی کی مجال نہیں جو ہمارے مقابل پر آوے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۵)

علاوہ ازیں اس مقصد کو مکمل طور پر پورا کرنے کے لئے حضور نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔ جو روحانی قوت میں وارث بن کر اکناف عالم تک تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات سے قبل جماعت کو خطاب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت صفحہ ۷)

آپ نے اس بارے میں خدا سے علم پا کر نہایت یقین کے ساتھ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

مختصر یہ کہ احمدیت کا تیسرا مقصد اسلام کا عالمگیر غلبہ اور تبلیغ کے ذریعہ ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت ہے۔

خاکسار ۔ ابوالعطاء جالندھری

ایک غلطی کی تصحیح

اخبار الفضل۔ ۳۰ ماہ ظہور میں ایک مضمون طلاق کے متعلق چھپا ہے جس میں آیت فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا ان ظنا ان يقيما حدود الله پیش کر کے لکھا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اور اس صورت میں وہ دونوں یہ خیال کریں۔ کہ اب ہم احکام الٰہی پر کاربند رہ سکتے ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں۔ اگر وہ رجوع کر لیں۔ اور دوبارہ اپنے درمیان میاں بیوی جیسے تعلقات پیدا کر لیں۔ مگر اس عبارت کو اس آیت سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ آیت کا جتنا حصہ درج کیا گیا ہے۔ وہ صحیح ہے مگر یہ آیت اس مسئلہ کے متعلق نہیں۔ جس کے ثبوت میں پیش کی گئی ہے۔ اس میں جس طلاق کا ذکر ہے وہ طلاق مغلظ ہے۔ جس کے بعد رجوع بغیر دوسری جگہ شادی ہو جانے اور وہاں سے طلاق ملنے کے بغیر ناجائز ہے۔ جو آیت اس مضمون سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے۔ والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله فی ارحامهن ان كن يؤمن بالله واليوم الآخر وبعولتهن احق بردهن فی ذالك ان ارادوا اصلاحا۔ خاکسار محمد [illegible]

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ نَبِیَّ لَا یُحَارِبُوْنَ اِلَّا اللہ

(حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اربعین ۳ صفحہ ۳۴ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دل سے مجھے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو۔ کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"

مولوی محمد علی صاحب اس بات کے دعوے دار ہیں۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر قول فعل اور تحریر کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اور آپ کے بتلائے ہوئے مسلک پہ گامزن ہونا موجب فلاح دارین اور آپ کے جتلائے ہوئے طریق سے ذرا بھی ادھر ادھر ہونا موجب ہلاکت سمجھتا ہوں۔ اسی کے پیش نظر مولوی صاحب یہ فیصلہ صادر کر چکے ہیں کہ "مسیح موعود کی تحریروں کا انکار درحقیقت مخفی رنگ میں خود مسیح موعود کا انکار ہے"

(النبوت فی الاسلام ص ۳۳)

قارئین الفضل مولوی صاحب کے اس فتوے کی روشنی میں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ:۔

"جو شخص دل سے مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے"

ذیل کے اقتباسات سے فیصلہ فرمائیں۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے آگے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

(۱) "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ حاشیہ)

(۲) ایک سائل کے سوال پر کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے۔ تو آپ سے پہلے کون ہوا ہے۔ فرمایا "یہ سوال مجھ پر نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے کہ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے"

(بدر نمبر ۲۳ جلد ۲ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۷ء)

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

"اگر دوسرے صلحا جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۳) "ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۴)

"بجز اس کے کوئی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۲۷ و ص ۲۸)

(۴) "اس امت میں آنحضرتؐ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸ حاشیہ)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہو گا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ حاشیہ)

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں

(۱) "حکم عدل کے یہ معنے نہیں کہ ہر ایک مسئلہ میں آپ حکم عدل ہیں۔ آپ کی ہر بات واجب التسلیم نہیں۔ ایسا مانا جائے تو پھر امن اٹھ جاتا ہے" (پیغام صلح ۱۵/۱۲ مئی ۱۹۱۸ء)

(۲) "آخر کتنے نبی تیرہ سو سال میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر سے بنائے۔ بس لے دے کے ایک ہی۔ اور وہ بھی ایسا جو آخر دم تک یہی کہتا رہا۔ کہ میری نبوت مجازی ہے۔ پھر یہ کیسا معاذ اللہ نکما استاد ہوا۔ کہ تیرہ سو سال سے اس کا مدرسہ جاری ہے۔ اور ایک بھی شاگرد اپنے جیسا پیدا نہ کر سکا یا اگر زیادہ سے زیادہ ایک کو کیا تو کیا کیا"

(النبوت فی الاسلام صفحہ ۹۵)

(۳) "اس امت میں مطلق کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس امت میں کسی کے نبی ہونے کا امکان ہوتا۔ تو حضرت عمرؓ نبی ہوتے۔ مگر چونکہ حضرت عمرؓ تو نبی نہیں۔ اس لئے اور بھی نبی نہیں ہو سکتا" (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۸)

(۴) "اس امت میں جس قسم کی نبوت ہو سکتی ہے۔ وہ حضرت علی کو ضرور ملی ہے" (النبوۃ ص ۱۱۵)

"اس امت میں نبی نہیں آ سکتا" (النبوۃ ص ۱۱۸) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت وہی جزئی نبوت قرار پائے گی۔ جس میں اس امت کے دوسرے اولیاء بھی شریک ہیں" (تمہید النبوۃ فی الاسلام ص ۱)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کس قدر اطاعت کر رہے ہیں۔ کوئی شخص مولوی صاحب کو بتلائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی فرزندی کے یہ معنے نہیں کہ مد مقابل میں کر ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے۔ بلکہ روحانی فرزند کی تعریف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ...... ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے" حاشیہ "یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ کیونکہ اس میں خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے۔ کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ۔ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی نہ رہے"

(اربعین نمبر ۴ ص ۳ حاشیہ)

خاکسار

عبدالقادر مونس دہلوی

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے تمام ایسے طلبا جو سکول کھلنے پر ایک سٹیشن سے کم از کم چار کی تعداد میں قادیان روانہ ہونے والے ہوں۔ اپنے نام مع عمر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے ریلوے کنسیشن کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز یہ تحریر کریں کہ وہ اسٹیشن کس ڈویژن میں ہے۔ ریلوے لائن کا کیا نام ہے۔ اور اس ڈویژن کے ریلوے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب کا کہاں دفتر ہے۔ ایسی تمام درخواستیں سات ستمبر ۱۹۴۱ء تک بنام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول پہنچ جانی چاہئیں۔ (۲) طلباء جماعت دہم کی پڑھائی آج یکم ستمبر ۱۹۴۱ء سے باقاعدگی کیساتھ شروع کر دی گئی ہے۔ بعض طلباء غیر حاضر ہیں۔ غیر حاضر طلباء کو چاہیئے کہ جلد از جلد سکول میں حاضر ہوں۔ ورنہ بعد میں وہ اپنی کمی پوری نہ کر سکیں گے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں ایک دوست کا قابل قدر ایثار

بھلر جوگی ضلع اٹک سے ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب لکھتے ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ گندم اور دیگر تمام اشیاء روز بروز مہنگی ہو رہی ہیں۔ اور اب جلسہ سالانہ کے اخراجات پر ان کا خاص اثر پڑے گا۔ پہلے بھی خرچ کے لحاظ سے چندہ کم ہوتا ہے اور اس دفعہ تو اور بھی تکلیف ہوگی۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ یکدم میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہ خدا کے بزرگ و برتر جس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے وہی اخراجات بھی پورے کرے گا۔ پھر میرے دل میں یہ تحریک ہوئی کہ مجھے چندہ زیادہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ پہلے اگر میرا چندہ ۱۶ یا ۱۷ روپے بنتا تھا تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ مجھے ۲۵/- روپے دینے چاہئیں۔ لہٰذا -/۲۵ روپے ارسال کر رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق دے۔ اس ضمن میں یہ امر واضح کر دینے کے قابل ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سال رواں کے لئے -/۲۵۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ مگر وصولی ابھی وقت تک مبلغ -/۱۷۶۳ ہوئی ہے۔ حالانکہ تدریجی بجٹ کے مطابق جماعتوں اور افراد کی طرف سے مبلغ -/۷۸۲۰ روپے کی رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ پس عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ پوری تندہی سے اس چندہ کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں اور اس ماہ کے اخیر تک اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کی واجب الادا رقم چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

گیتا بھون منڈی گورداسپور میں کرشن جی کی زندگی پر لیکچر

حضرت کرشن جی کی ولادت کے دن ان کی زندگی اور تعلیم پر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا کا ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ مردوں اور عورتوں کی تعداد کئی ہزار تھی۔ آپ نے بتایا کہ کرشن جی کی زندگی سے ہمیں دوست نوازی کا سبق سیکھنا چاہئیے جیسا کہ انہوں نے اپنے پرانے دوست سداما کے ساتھ سلوک کیا جب کہ وہ غربت کی حالت میں ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ کرشن مہاراج نے حسن سلوک سے پیش آنے کے علاوہ انہیں سداما کو مالا مال کر دیا۔ پھر کرشن جی مہاراج کی زندگی سے ہمیں غریب نوازی کا سبق سیکھنا چاہئیے۔ جب کہ انہوں نے ایک راجہ کی دعوت کو رد کرتے ہوئے غریب بدر کے گھر میں جا کر ساگ سے روٹی کھائی۔

پھر آپ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق سیکھنا چاہئیے کہ آپ نے دروپتی کی ہتک کا بدلہ لینے کے لئے اور مظلوموں کے حقوق کے واسطے ایک جنگ بپا کیا۔ افسوس ان لوگوں پر جو بے قابو ہو کر کسی عورت یا غریب پر دست درازی کرتے ہیں ایسے لوگ کرشن جی کی شان یعنی اولاد کہلانے کے مستحق نہیں۔

پھر ہمیں مہابھارت کی جنگ سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس خاندان یا قوم میں پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ پس ہم کو باہمی فتنہ و فساد اور جھگڑوں سے بچنا چاہئیے۔ کرشن جی کا یہ فرمانا کہ جب دھرم کمزور ہو جاتا ہے اور ضلالت زور پکڑ جاتی ہے۔ میں اصلاح کے لئے آتا ہوں یہ وہ نکتہ ہے جس کے سمجھنے سے ہی انسان کی زندگی کا بیڑا پار ہو سکتا ہے اور نجات کا دارومدار اس پر ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے آخر میں بیان کیا کہ کرشن جی مہاراج کے اوتار یعنی نبی ہونے کی

تعلیم ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام امام زمانہ نے دی ہے۔ آپ نے پیغام صلح سے حضور کی عبادت پڑھ کر سنائی۔ لیکچر بہت پسند کیا گیا۔ (لطف الرحمن از گورداسپور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سالانہ امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سالانہ امتحان بدستور سابق انشاء اللہ ماہ نبوت (نومبر) میں ہوگا۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اردو نصاب میں رکھی گئی ہیں۔ جن افراد جماعت نے اس امتحان میں شرکت کے لئے اپنے نام بھجوائے ہیں ان کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط اب شائع کی جا رہی ہے۔

۳۵۔ مولوی ارجمند خان صاحب قادیان
۳۶۔ حافظ مبارک احمد صاحب ״
۳۷۔ قاضی محمد نذیر صاحب ״
۳۸۔ صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی ״
۳۹۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ״
۴۰۔ مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب ״
۴۱۔ استانی امۃ الرحمن صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ״
۴۲۔ ״ میمونہ صوفیہ صاحبہ ״
۴۳۔ ״ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ״
۴۴۔ ״ فاطمہ بیگم صاحبہ ״
۴۵۔ ״ صفیہ بیگم صاحبہ ״
۴۶۔ ״ امینہ بیگم صاحبہ ״
۴۷۔ ״ صفیہ بیگم صاحبہ بنت سید غلام دستگیر صاحب ״
۴۸۔ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ ״
۴۹۔ ״ عنایت بیگم صاحبہ ״
۵۰۔ ״ رحمت النساء صاحبہ ״
۵۱۔ ״ کنیز فاطمہ صاحبہ ״
۵۲۔ ״ ربیعہ صاحبہ ״
۵۳۔ ״ سیدہ صاحبہ ״
۵۴۔ ״ خالدہ صاحبہ ״
۵۵۔ ״ صادقہ اختر صاحبہ ״
۵۶۔ ״ خدیجہ بیگم صاحبہ ״
۵۷۔ استانی امۃ السلام صاحبہ قادیان
۵۸۔ ״ زینب بیگم صاحبہ ״
۵۹۔ ״ سردار بیگم صاحبہ ״
۶۰۔ مولوی ظہور حسین صاحب ״
۶۱۔ ״ محمد نذیر صاحب ״
۶۲۔ ״ عطاء الرحمن صاحب ״
۶۳۔ ״ مصلح الدین صاحب ״
۶۴۔ ماسٹر محمد الدین صاحب ״
۶۵۔ صدیق احمد صاحب لائلپوری طالب علم ״
۶۶۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ״
۶۷۔ ماسٹر چراغ محمد صاحب ״
۶۸۔ ״ محمد اسلام خان صاحب ״
۶۹۔ ״ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ״
۷۰۔ ماسٹر محمد فضل داد صاحب ״
۷۱۔ اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ״
۷۲۔ مولوی تاج الدین صاحب ״
۷۳۔ چوہدری عبد الواحد صاحب ״
۷۴۔ مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے ״
۷۵۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ״

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت استاد و استانی

موضع اٹھوال۔ ضلع گورداسپور میں پرائمری زنانہ و مردانہ دو سکول ہیں۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ کی امداد سے چلتے ہیں۔ مقامی جماعت کی تعداد کافی ہے۔ چندہ سولہ روپیہ ماہوار امداد ملتی ہے۔ خواہش مند احباب جلد درخواست کریں۔ اگر میاں بیوی دونوں سکول چلانے کے لئے مل جائیں۔ تو ان کو ترجیح دی جائیگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۳۱:- منکہ صلابت بیگم زوجہ صوفی محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۔ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا زیور جو اسوقت میرے پاس ہے، وہ عنہ ۲۰ روپے کا ہے۔ میرا مہر ۵۰۰ روپے ہے۔ اور مجھے ۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جسکا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی کمی بیشی جیب خرچ کی میں دفتر کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور جو جائیداد میری وفات پر میری ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- صلابت بیگم۔
گواہ شد:- حافظ غلام محمد صدر محلہ دارالرحمت
گواہ شد:- عبدالحکیم امین محلہ دارالرحمت۔

نمبر ۵۹۳۵:- منکہ سلمہ بیگم بنت بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر قوم چوہان عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۔ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اسوقت اپنے والد صاحب محترم کی طرف سے مبلغ پانچ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں اسلئے میں اپنے موجودہ جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سلمہ بیگم۔ گواہ شد: عبدالحمید بیٹے آڈیٹر والد موصیہ
گواہ شد:- عبدالمجید احمدی سپرنٹنڈنٹ کنٹرولر آف سپلائی آفس لاہور

نمبر ۵۹۲۱:- منکہ غلام حیدر ولد الہ دین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۔ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد ایک مکان مشترکہ واقعہ محلہ دارالسعۃ ہے جسمیں میرا تیسرا حصہ ہے۔ میرے حصے کی قیمت دوصد روپیہ ہے، اور اسوقت میں بائیس روپے ماہوار پر فوج میں ملازم ہوں۔ میں اس جائیداد اور آمدنی ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد اور میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- غلام حیدر احمدی بقلم خود محلہ دارالسعۃ
گواہ شد:- غلام نبی احمدی بقلم خود ملازم نمبر ۵ اے۔ ڈبلیو۔ کمپنی۔
گواہ شد:- محمد داؤد احمدی سنوری

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرّب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حبّ اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال کرنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ر مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جو طبی دنیا میں بڑی شہرت رکھتے ہیں **طبیہ عجائب گھر** کے متعلق حسب ذیل رائے کا اظہار فرماتے ہیں:-

"کل بروز جمعرات ۷ راگست ۱۹۴۱ء کو میں اتفاق سے طبیہ عجائب گھر قادیان گیا۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ طبیہ عجائب گھر واقعہ میں طبی عجائب گھر کہلانے کا مستحق ہے۔ میں نے بہت سے دواخانے ہندوستان اور پنجاب کے دیکھے ہیں۔ مگر جو کچھ اس طبیہ عجائب گھر میں دیکھا وہ نادر روزگار چیزیں ہیں وہ نادر اور نایاب چیزیں جنکا ملنا ایک بہت مشکل امر ہوتا ہے وہ یہاں سے بڑی آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ مثلاً اصلی ممیرا چینی۔ تمام کچے جواہرات۔ موتی۔ زمرد۔ لعل عقیق۔ یشم لعل ہر قسم یشب ہر قسم۔ زمرد ہر قسم نیلم ہر قسم۔ لاجورد اعلیٰ قسم۔ فیروزہ۔ یکھراج۔ جدوار بنفشجی اعلیٰ قسم۔ خارزہر حیوانی اعلیٰ قسم۔ زہر مہرہ خطائی اعلیٰ قسم۔ کہربائے شمعی اعلیٰ قسم۔ و دیگر بیش بہا قیمتی چیزیں مثلاً مشک تاتاری مشک ہر قسم اعلیٰ درجہ سے لیکر ادنیٰ درجہ تک بہت عمدہ خالص اور اصلی بہت محنت اور جانفشانی سے مہیا کی ہیں۔ اور قیمتیں بھی بازاری نرخ سے کم رکھی ہیں اور ہر قسم کے کشتہ جات۔ فولاد کا کشتہ بارہ روپے تولہ سے لیکر ایک روپیہ تولہ تک۔ اور تمام جواہرات کے کشتے بلکہ کشتہ۔ چاندی تانبا اور سونا وغیرہ کے کشتے بھی اعلیٰ قسم کے تیار شدہ یہاں موجود ہیں۔ نیز مفرد ادویہ سے لیکر مرکبات تک ساری دوائیں بہت ہی اعلیٰ قسم کی مہیا کرنا فقط اسی طبیہ عجائب گھر کا کام ہے۔ جو احباب اصلی اور اعلیٰ قسم کی دوائیں خریدنا چاہیں۔ وہ اس طبیہ عجائب گھر سے خریدیں جسکو حکیم عبدالعزیز خانصاحب طبیہ عجائب گھر کے مالک ہیں۔ ہزاروں روپیہ خرچ کرکے انہوں نے یہ طبیہ عجائب گھر بنایا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اگر اصلی دوائیں خریدنا چاہیں تو اسجگہ سے خریدا کریں۔" حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ بقلم خود

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوش رُبا گرانی کے ایام میں۔ "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپے سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ "مینیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۱ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ خلیج فارس سے برطانی بحری دستے واپس جا رہے ہیں۔ کیونکہ ایران میں حالات اعتدال پر آ چکے ہیں۔

کانپور ۳۱ اگست کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنگ سے دوران میں تک ایک قطعہ زمین برائے نام کرایہ پر پیراشوٹ فیکٹری قائم کرنے کے لئے مسٹر جی ایچ مصرا کو دیدیا جائے

شملہ ۳۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے آسام بنگال اور ایسٹرن بنگال ریلویز کو آپس میں ملا دیا جائے گا۔ اور اس کا نام بنگال اینڈ آسام ریلوے رکھ دیا جائیگا

بمبئی ۳۱ اگست کانگرسی حلقوں میں ایک مضبوط عنصر اس رائے کا حامی ہے۔ کہ کانگرس کو دوبارہ عہدے قبول کر لینے چاہئیں۔ مسٹر ستیہ مورتی نے بھی یہ مشورہ دیا ہے۔

انقرہ ۳۱ اگست۔ یہاں پر مقیم ایک امریکن نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ ایران پر برطانی اور روسی فوجوں کی یلغار کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم عراق کے سابق وزیر اعظم رشید علی الگیلانی اور دیگر سیاسی پناہ گزین وہاں سے بھاگ کر ترکی کی طرف جا رہے ہیں۔

بمبئی ۳۱ اگست مشہور انقلاب پسند سردار پرتھوی سنگھ نے گاندھی جی کے منشاء کے مطابق حامیان عدم تشدد کی ٹریننگ کے لئے ایک آشرم قائم کیا ہے۔ جس میں اس تحریک کے اصول پر چلنا سکھایا جائے گا۔

بمبئی ۳۱ اگست مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے۔ کہ نواب صاحب چھتاری مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق نیشنل ڈیفنس کونسل سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر فضل الحق صاحب اور بیگم شاہنواز کے مستعفی ہونے کی امید ہے

کلکتہ ۳۱ اگست خلافت کمیٹی نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ جس میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے۔ کہ ۵ ستمبر بروز جمعہ اسلامی

ممالک کی آزادی کی حفاظت کے لئے دعا کی جائے۔

شملہ یکم ستمبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایران میں برطانی اور روسی فوجیں کرمان شاہ سے ستر میل شمال کے فاصلہ پر ایک دوسری سے مل گئی ہیں۔ روسی فوج کے یہ دستے ہمدان سے سنا طین جا رہے تھے ہمدان کے ایرانی افسروں نے ہماری فوجوں کو بہت مدد دی۔ لوگوں کا رویہ بھی دوستانہ تھا۔ یہاں جو برطانی باشندے مقیم تھے وہ سب بخیریت ہیں۔ جب برطانی اور روسی دستے ایک دوسرے کے سامنے ہوئے تو ایک دوسرے کو سلامی دی۔ اس کے بعد روسی دستے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر میں چلے گئے۔ جنوبی علاقہ کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بندر شاہ پور سے تیس میل کے فاصلہ پر ریلوے لائن کو معمولی سا نقصان پہنچا تھا جسے درست کر دیا گیا ہے طہران میں مارشل لاء جاری کر دیا گیا ہے جنرل ویول نے لیفٹیننٹ جنرل کا نینن کو مبارکباد کا جو پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ مشکلات کے باوجود حملہ نظم اچھی طرح ہو رہا ہے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ گذشتہ شب برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر جو حملہ کیا۔ اس میں کولون اور برسیٹ کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ دن کے وقت وہ شمالی فرانس اور دریا پر اڑے۔ برلن ریڈیو نے تسلیم کیا ہے۔ کہ برطانی ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی پر حملے کئے تھے۔ اور بعض طیارے بالٹک کے علاقہ سے برلن کی طرف آتے دیکھے گئے۔ گذشتہ دنوں بہت کم ہوائی جہاز برطانیہ پر حملہ کے لئے آتے رہے تھے۔ مگر آج رات وہ کچھ زیادہ تعداد میں آئے۔ اور مشرقی اور شمال مشرقی کنارے پر حملے کئے۔ ان میں سے بعض کاونٹی کے علاقہ تک جا پہنچے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ

برطانیہ کے لوگوں کے امداد سے فولاد کی طرح مضبوط ہیں۔ دو سال میں ان کو ایسی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا جن کا وہم بھی نہ تھا۔ مگر ایک شخص بھی مایوس نہیں ہوا۔ البتہ جرمنی میں بہت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کے بعد ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ بحر اٹلانٹک کے علاقہ میں اگر جمہوری ملکوں یا یورپین تہذیب کو برباد کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو امریکہ پوری طرح مقابلہ کرے گا۔

حیدرآباد دکن یکم ستمبر حضور نظام کی اگزیکٹو کونسل کے صدر اعظم نواب صاحب چھتاری آج صبح یہاں پہنچ گئے۔

بمبئی یکم ستمبر انڈین ڈیلی گیشن برائے سیلون کے لیڈر سر گریجا شنکر باجپائی سیلون جانے کے لئے آج مدراس روانہ ہو گئے۔

ماسکو یکم ستمبر۔ آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سارے مورچہ کے ساتھ ساتھ سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ کریلیا کی تنگ گھاٹیوں میں روسی چھاپہ مار دستے دشمن کو بہت پریشان کر رہے ہیں۔ اس سے لینن گراڈ کے بچاؤ میں سہولتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ ماسکو یا برلن سے شمالی مورچہ کے بارہ میں کوئی خبر نہیں آئی۔ البتہ یوکرین اور وسطی مورچوں پر روسیوں کے جوابی حملوں کی اطلاع ملی ہے۔ روسی دستے جرمن مورچوں کو توڑ کر آگے نکل گئے ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دریائے نیپر میں روسیوں کے بہت سے جہاز اور گنبوٹ غرق کر دیئے گئے ہیں بحیرہ اسود میں جرمن فوجوں نے روسی بندرگاہوں کو گھیر لیا ہے۔ اڈیسہ کے لوگ مقابلہ کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ روس کے سرکاری فوجی اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے۔ کہ جرمن فوجیں بہت جلد تھک جائیں گی۔ مگر روسی فوجیں روز بروز مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔ دس مفتوحہ ملک روسی

فوج نے جرمنوں کا جس بہادری سے مقابلہ کیا ہے۔ اس سے ان ملکوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں جنہیں جرمنوں نے پاؤں تلے روند ڈالا ہے۔

لنڈن یکم ستمبر روس میں پولینڈ کی جو فوج تیار کی جا رہی ہے۔ اس کے پہلے دستے ٹریننگ کیمپ میں بھیج دیئے گئے ہیں

لنڈن یکم ستمبر۔ برطانیہ کی ٹریڈ یونین کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ روس کی ٹریڈ یونین کے ساتھ مشترکہ اجلاس منعقد کیا کرے گی۔ ایک اجلاس لنڈن میں اور دوسرا ماسکو میں ہوا کرے گا۔ یہ جلسے صرف صنعتی معاملات تک محدود ہوا کریں گے۔ اور انٹرنیشنل معاملات سے ان کا تعلق نہ ہوا کرے گا۔

لنڈن یکم ستمبر۔ بحیرہ روم میں دشمن کے بارہ جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ان میں سے چار کو ٹریپولی کے پاس بموں کا نشانہ بنایا گیا۔ ہماری ایک غوطہ خور نے چار کو ڈبو دیا۔ اور دو کو سخت نقصان پہنچایا۔

لنڈن یکم ستمبر۔ جرمنی پر دن کے وقت ہوائی حملوں کے سلسلہ میں یکم جون سے ۱۸ اگست تک ہمارے ۳۲۶ ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا اور دشمن کے ۳۸۴ شکاری جہاز برباد ہوئے۔ گذشتہ ہفتہ برطانیہ میں اس قدر کثیر تعداد میں ہوائی جہاز تیار ہوئے ہیں۔ کہ سب گذشتہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔

لنڈن یکم ستمبر اگست کے مہینہ میں لنڈن میں ایک بار بھی ہوائی حملہ کا الارم نہیں ہوا۔

شملہ یکم ستمبر۔ دو ایرانی ہوابازوں نے لڑائی بند کر دینے کے حکم پر ناراض ہو کر اپنے افسر کو گولی مار دی۔ اور طہران پر بم برسائے تھے ان پر ہماری ہوا مار توپوں نے گولے برسائے۔ اس واقعہ کو برلن ریڈیو طہران پر گولہ باری سے تعبیر کر رہا ہے۔

مدراس یکم ستمبر گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں ایک کروڑ ۴ لاکھ سے زیادہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی